یاد رفتگان

(ادارہ)

حضرت مولانا محمد صاحب انوری لائلپوری رحؒ

سوانح ــــــ بیماری ــــــ سفر آخرت

۱۹۴۷ء کے خونی ہنگامہ میں ہجرت کر کے لائل پور تشریف لائے اور اپنے مرشد حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق لائل پور میں آتے ہی دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جو کہ تقسیم ملک سے قبل رائے کوٹ ضلع لدھیانہ میں جاری تھا۔ مدرسہ میں حفظ القرآن کے علاوہ ابتدائی کتب عربی سے دورہ حدیث تک کی تعلیم شروع کرائی خود سارے اسباق دورہ کے پڑھاتے تھے۔ صبح تین بجے سے شروع کر کے رات ۱۱ بجے تک پڑھانا معمول تھا۔ اس محنت و مشقت کی وجہ سے ذیابیطس وغیرہ امراض کے شکار ہوئے، لیکن کام میں سستی نہ آنے دی۔ آخر ۱۹۶۲ء میں فالج کا شدید حملہ ہوا پھر ۱۹۶۵ء میں دوسرا حملہ ہوا، مرض شدت اختیار کر گیا، آخر اسباق چھوڑ دئے، لیکن باوجود اس قدر ضعف اور پیرانہ سالی کے اپنے اوراد و وظائف میں انہماک اس طرح رہا کہ گرمیوں سردیوں میں تہجد کے لئے رات ۲ بجے اٹھنا! ایام بیض ہر جمعہ کا روزہ معمول رہا۔ آخر جون سے مرض نے شدت اختیار کی ۹/۷ کو بعد از نماز جمعہ قلب کا شدید دورہ ہوا جو کہ جمعہ سے عصر تک رہا۔ پہلے دورہ کے بعد اپنے صاحبزادے مولانا سعید الرحمان سے فرمایا کہ یہی مرض آخر میں میرے مربی و شفیق استاد مولانا سید انور شاہ صاحبؒ کو ہوا تھا۔ مجھے اپنے استاد و شیخ سے نسبت خاص ہے۔ قلب کا دوسرا دورہ ۱۳/۷ جو کہ عصر سے عشاء تک رہا۔ تیسرا دورہ قلب ۱۶/۷ بعد از نماز عشاء تا ۱۷/۷ شب تک رہا۔ تو رات ۲ بجے اپنے لواحقین کو بلا کر وصیتیں فرمائیں۔ اللہ کا خوف ہر حالت میں رکھنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے کی پوری سعی کرنا۔ میرے احباب سے حسن سلوک رکھنا آپس میں محبت و سلوک سے رہنا۔ ۲۰/۷ دن کے وقت طبیعت مبارکہ میں بہت خشیت الٰہی کا غلبہ تھا اور ملاقات ربانی کے شوق میں اشعار پڑھتے تھے ۱۹/۷ بروز پیر حجام کو بلانے کا فرمایا۔ تو عرض کیا گیا کہ جناب ہمیشہ جمعرات کو حجامت بنوایا کرتے ہیں۔ فرمایا کہ نہیں اس دفعہ پیر کے دن ہی بنوانی ہے۔

اورجمعرات میں کتنے دن باقی ہیں۔ صبح وشام پوچھتے رہے۔ آخر ۲۰؍ بعد از نماز عصر طبیعت مبارکہ پر نقاہت کا غلبہ بہت تھا۔ مولانا عبدالجلیل صاحب نے عرض کیا حضرت زبان مبارکہ خشک ہو رہی ہے۔ خمیرہ مروارید میں آب زمزم ملاکر دوں۔ فرمایا ہاں ضرور دو۔ پی کر فرمایا الحمدللہ سینہ سیراب ہوگیا پھر فرمایا زمزم پیا اور روح پرواز کرگئی۔ پھر مغرب کی نماز باجماعت پڑھنا شروع کی، آخری التحیات میں نقاہت بہت ہوگئی۔ سلام بمشکل پھیرا کہ استغراق کی حالت ہوگئی۔ حالت استغراق میں ہی بدھ کا پورا دن گذرا۔ تھوڑی دیر بعد شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ یوں ہی بدھ ۲۱؍ کا پورا دن گذرا۔ جمعرات کی رات ۱۱ بجے طبیعت مبارکہ میں زیادہ کمزوری کے آثار نظر آئے تو ڈاکٹروں کے تقاضے پر سیڈ کوارٹر ہسپتال لائل پور میں پرائیویٹ وارڈ میں لے جایا گیا۔ پوری رات شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھتی رہی۔ آخر صبح ۷ بجے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ۸ بجے ایمبولینس پر رکھ کر مکان واقع سنت پورہ لایا گیا۔ غسل کے دوران سب نے محسوس کیا کہ چہرہ انور پر مسکراہٹ اور بشاشت بہت تھی اور جسم مبارک سے گلاب کی سی خوشبو آرہی تھی غسل سے فراغت کے بعد آپکے مکان کی ڈیوڑھی میں جنازہ رکھا گیا تو لوگ روتے جاتے تھے زیارت کرتے جاتے تھے قریباً ایک لاکھ افراد نے زیارت کی ہوگی۔ اعلان کے مطابق شام ۴½ بجے اقبال پارک دھوبی گھاٹ میں غالباً ۲½ لاکھ افراد نے نماز جنازہ پڑھی اور جنازہ کا جلوس بڑا قبرستان لائل پور کی طرف روانہ ہوا۔ حد نگاہ تک انسانوں کا سمندر موجیں مارتا ہوا جارہا تھا، آخر سسکیوں اور آہوں میں ۵½ بجے شام لحد میں اتار دئے گئے۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔

جنازہ میں ملک کے گوشہ گوشہ سے آئے ہوئے اکابر علماء صلحاء حفاظ ودیگر معززین نے شرکت کی، مقامی حضرات نے دکانیں بند کر دیں۔ شہر میں ہڑتال کی سی کیفیت تھی۔ جمعہ ۲۳؍ بعد از نماز عشاء جامع مسجد انوری میں جلسہ تعزیت منعقد ہوا جس میں مفتی زین العابدین خطیب لائل پور، مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا تاج محمود کے علاوہ دیگر حضرات نے تقاریر فرمائیں۔ اور مولانا کی خدمات کو سراہا، آخر میں مولانا مرحوم کے ارشاد کے مطابق مولانا مرحوم کے بڑے سے چھوٹے صاحبزادے حافظ مولانا سعید الرحمٰن کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا۔ مولانا نے ۵ صاحبزادے تین صاحبزادیاں، اور ایک بیوہ چھوڑی ہیں۔

<u>خود نوشت سوانح</u> | حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری مرحوم کے خلفاء مجازین کا تذکرہ لکھتے ہوئے مولانا مرحوم نے اپنی سوانح پر بھی اس میں روشنی ڈالی ہے، جو مختصراً نقل کی جارہی ہے۔

احقر کی پیدائش مئی ۱۹۰۱ء میں ہوئی اور حضرت مولانا محمد صاحب قدس سرہٗ والد صاحب پر بے حد

مہربان اور حضرت گنگوہی کے اجلہ خلفاء میں سے تھے اور حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی قدس سرہ العزیز کے تلمیذ تھے اور مولانا شیخ عبدالحق مصنف تفسیر حقانی کے ہم سبق تھے، کوٹ بادل خاں ضلع جالندھر میں رہتے تھے، میرے عقیقے پر تشریف لائے تھے۔

حضرت مولانا محمد صاحبؒ نے فرمایا کہ اپنے نام پر نام میں نے محمد رکھدیا ہے۔ اور برکت کی دعا فرمائی، میں ابھی چھ ماہ کا ہوں گا کہ والد صاحب مرحوم کو زمین ضلع لائل پور میں ملی. حضرت مولانا محمد صاحبؒ کا انتقال اسی سال ہوا، والد صاحب ریل گاڑی میں بیٹھ چکے تھے کہ اطلاع ملی. میری والدہ ماجدہ کا انتقال ضلع لائل پور کے ایک گاؤں چک ۲۴۰ گ ب میں ہوا، پانچ سال کی عمر میں قرآن عزیز ناظرہ پڑھا. حافظ محمد عمرؒ جالندھری ہمارے گاؤں میں رہتے تھے. اعلیٰ درجہ کے طبیب اور حافظ قرآن تھے. با تجوید قرآن عزیز پڑھتے تھے، کئی سال رہ کر پھر اپنے وطن مالوف جالندھر شہر میں واپس تشریف لے گئے اور وہاں انتقال فرمایا. میں غالباً چھٹی جماعت میں داخل ہو گیا تھا کہ والد صاحب نے مجھے فارسی شروع کرا دی پھر بوستان تک گھر ہی میں پڑھتا رہا. ایک دفعہ کہنے سے سبق یاد ہو جاتا تھا، مگر والد صاحب مرحوم جب ایک سو بار سبق یاد کر لیتا تھا تو چھٹی دیتے تھے. کتابیں مجھے حفظ یاد ہو گئیں تھیں. پھر سکندر نامہ اور یوسف زلیخا جامع قواعد احسن القواعد نیرنگ عشق رائے پور گوجراں ضلع جالندھر مولانا مفتی فقیر اللہ صاحبؒ کے پاس پڑھیں. مولانا فضل احمد صاحب نے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں پڑھائیں. نفحۃ الیمن قلیوبی سبعہ معلقات مولانا مفتی فقیر اللہ صاحبؒ سے پڑھیں اور حافظ محمد صالح صاحبؒ کے گھر میں رہتا تھا. مولانا فقیر اللہ صاحبؒ کا نکاح ابھی نہیں ہوا تھا پھر مولانا کا نکاح ہو گیا. اور میں روٹی مولانا موصوف کے گھر میں کھانے لگا. والد صاحب مرحوم ماہوار خرچ مولانا کی خدمت میں ارسال کر دیتے تھے اگلے سال پھر طبیعت اچاٹ ہو گئی پھر دو سال پڑھنا چھوڑ دیا. تیسرے سال پھر کتابوں کو دہرایا۔

غرض پنجاب کے مختلف مدارس میں رہ کر کتابیں پڑھتا رہا. پھر مشکوٰۃ شریف مولانا مفتی فقیر اللہ صاحبؒ سے پڑھی، پھر حضرت شیخ الہندؒ کی آمد آمد سن کر دیوبند شریف حاضری ہوتی ۱۳۳۵ھ میں حضرت شاہ صاحبؒ سے ترمذی شریف مسلم شریف کا کچھ حصہ اور بخاری شریف پڑھی، مولانا حافظ محمد احمدؒ سے مسلم شریف پوری کی، ابوداؤد شریف حضرت میاں اصغر حسین صاحبؒ سے پڑھی اور حضرت مفتی عزیز الرحمٰن سے باقی کتب حدیث پڑھیں، رحمۃ اللہ علیہ. حضرت مفتی صاحب نے ہمیں سند حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی کی عنایت فرمائی. حضرت شیخ الہندؒ نے وعدہ فرمایا تھا کہ ہمیں بخاری شریف پڑھائیں گے۔ لیکن حضرت سخت بیمار ہو گئے پھر وصال ہو گیا حسرت ہی رہ گئی۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

باقی صفحہ ۳۷ پر۔